21 نومبر 2012ء

ڈی ایٹ کی معیشتوں کو مزید مستحکم کرنے کے لیے
مرکزی بینکوں میں تعاون جاری رکھنے کی ضرورت ہے: یاسین انور

اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے گورنر جناب یاسین انور نے ڈی ایٹ کے مرکزی بینکوں کے درمیان مسلسل تعاون کی ضرورت پر زور دیا ہے تاکہ ان کی معیشتیں مزید مضبوط ہوسکیں۔ انہوں نے کہا کہ ڈی ایٹ ممالک کی معاشی پالیسیوں کو متوازن کیا جانا چاہیے تاکہ تیز رفتار بحالی کے دباؤ، قرضے کی بلند نمو، سرمائے کے بہاؤ میں اتار چڑھاؤ، اشیا کی بلند قیمتوں اور مہنگائی کے دوبارہ پیدا ہونے والے خطرے سے نمٹا جاسکے۔

آج اسلام آباد میں ڈی ایٹ ممالک کے سینٹرل بینک گورنرز کے دوسرے اجلاس کا افتتاح اور صدارت کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ہمیں پائیدار نمو کے لیے اپنی معیشتوں کو متوازن رکھنا چاہیے۔ اس کے لیے ہمیں ملکی صَرف کو درست رکھنا ہوگا، تجارت میں اضافہ کرنا ہوگا اور قرضے کے بوجھ تلے دبی ہوئی ترقی یافتہ معیشتوں کے مقابلے میں بہتر منافع کی تلاش میں ابھرتے ہوئے اور ترقی پذیر ممالک کے درمیان سرمائے کی آزادانہ آمد و رفت کو ممکن بنانا ہوگا۔

ان کا کہنا تھا کہ 2008ء کے بحرانوں کے فوراً بعد 2009ء میں شرح نمو میں اچانک کمی شاید بنیادی وجہ تھی کہ ڈی ایٹ کے سینٹرل بینک گورنرز نے اپنے پہلے اجلاس میں مانیٹری اور مالی تعاون مضبوط بنانے کے عمل کا اس اجلاس کے ایجنڈے میں شامل کرنے پر اتفاق کیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ عالمی نمو 2011ء میں 3.8 فیصد سے گر کر 2012ء میں لگ بھگ 3.3 فیصد ہوجانے کی توقع ہے جس کے نتیجے میں ابھرتے ہوئے اور ترقی پذیر ملکوں میں حقیقی جی ڈی پی نمو 2011ء میں 6.3 فیصد سے مزید کم ہو کر 2012ء میں 5.2 فیصد ہوجانے کی توقع ہے۔ چنانچہ ہمیں اپنی معیشتوں کو مزید مستحکم کرنے کے لیے تعاون جاری رکھنا ہوگا۔

انہوں نے کہا کہ ہر ملک/مانیٹری علاقے میں صرف ایک مرکزی بینک ہوتا ہے اس لیے مرکزی بینکوں کے لیے یہ بات قابل فہم ہے کہ مشورے اور شراکت کے لیے اپنی قومی سرحدوں سے آگے دیکھیں۔ ان کا کہنا تھا کہ تعاون کے لیے مختلف کثیر فریقی فورموں جیسے جی 20، ایف ایس بی کے علاوہ آئی ایم ایف، بی آئی ایس کے اجلاسوں اور تعاون کے متعدد دوطرفہ اور علاقائی اقدامات کی مدد سے مرکزی بینکوں کے مابین تعاون کو فروغ ملا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ان فورموں کا کردار بڑھ گیا ہے جو ان بین الاقوامی فورموں میں ابھرتے ہوئے اور ترقی پذیر ممالک کے مرکزی بینکوں کے اہم کردار کی عکاسی کرتا ہے۔

ڈی ایٹ ممالک کے درمیان مستحکم تعاون کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے گورنر اسٹیٹ بینک نے کہا کہ ڈی ایٹ کے سیکریٹریٹ کو مضبوط بنانا ہوگا تاکہ وہ ہماری معیشتوں اور ان کے باہمی تعلق کے بارے میں معلومات اکٹھی اور محفوظ کرسکے۔ ان کا کہنا تھا کہ اس سے دو مقاصد پورے ہوں گے۔ ایک تو ڈی ایٹ کی معیشتوں کی کیفیت پر باقاعدگی سے تازہ ترین معلومات مہیا ہوتی رہیں گی، دوسرے معاشی اور مالی تعاون پر ہماری معیشتوں کی پیش رفت کا جائزہ لینے میں بھی مدد ملے گی۔

انہوں نے تجویز کیا کہ ڈی ایٹ ممالک کو مندرجہ ذیل شعبوں پر باہمی تعاون کرنا چاہیے اور توجہ مرکوز کرنی چاہیے:

☆ مانیٹری پالیسی ٹولز کا موزوں ترین استعمال جو عالمی بحران کے خلاف پہلا دفاع ہوتے ہیں۔

☆ اپنی معیشتوں میں ساختی تبدیلیاں کرکے اپنے نمو کے ماڈل کو برآمدی نمو سے طلب میں تنوع کی طرف لے جانا چاہیے، تاکہ مستقبل میں پائیدار نمو ممکن ہو اور ان ممالک کی معیشتیں دوسرے مالی مارکیٹس میں اتار چڑھاؤ سے کم متاثر ہوں، خصوصاً ملکی طلب بڑھا کر اور ڈی ایٹ ممالک کی زیادہ سے زیادہ بچت کو ملکی سرمایہ کاری میں لگا کر۔

☆ ہر رکن ملک کے معاشی چیلنجوں کو شناخت کرنا اور ان کی درجہ بندی کرنا، بشمول ملک کے اندر موجود رکاوٹیں اور دشواریاں اور بیرونی محاذ پر کمزوریاں۔

انہوں نے ڈی ایٹ ممالک سے کہا کہ وہ نجی شعبے میں مضبوط تر روابط کو فروغ دیں خصوصاً نجی بینکوں میں تاکہ تجارت اور سرحد پار روابط بڑھانے کے لیے ادائیگیوں میں سہولت پیدا کی جاسکے۔
گورنر اسٹیٹ بینک نے ڈی ایٹ کے مرکزی بینکوں کو تجویز دی کہ وہ مالی شمولیت (inclusion) کے لیے پالیسی اور ترقی کے سلسلے میں کیے گئے اقدامات کے متعلق خیالات کا تبادلہ کریں، خصوصاً ذیل میں دیے گئے امور پر:

☆خصوصی شعبوں رسیگمنٹس کے لیے متناسب ریگولیشنز اور پالیسیوں کی ضرورت جن میں مالی رسائی بہتر بنانے کے لیے مائیکروفنانس، ایس ایم ایز، ہاؤسنگ، انفراسٹرکچر، دیہی وزرعی فنانس شامل ہیں۔
☆ڈی ایٹ تعاون، برانچ لیس بینکاری کے ذریعے مالی شمولیت کے فروغ کی پالیسی اور ریگولیشنز سے متعلق تجربات کے توسط سے ایک دوسرے کی بصیرت اور تجربے سے فائدہ اٹھانے کا موقع دے گا۔
☆اگر مرکزی بینکوں کے ماہرین مالی شعبے کی ترقی اور شمولیت کی حکمت عملیوں کے متعلق اشتراک جاری رکھیں تو یہ بے حد مفید ثابت ہوگا۔
☆ صارفین کے تحفظ اور مالی تعلیم کے پروگراموں کو مزید تقویت دینے کے اقدامات کی زیادہ ضرورت ہوگی کیونکہ کم آمدنی والے بینکاری سہولتوں سے محروم افراد مالی اداروں کے کلائنٹس بن رہے ہیں۔ایسے اقدامات سے ان کے حقوق کا تحفظ ممکن ہوگا اور وہ درست مالی فیصلے کرنے کے لیے اپنی ذمہ داریوں سے بھی بخوبی واقف ہوں گے۔

ان کا کہنا تھا کہ ڈی ایٹ ممالک میں اسلامی فنانس کو فروغ دینے کے لیے پائیدار ماڈلز تلاش کرنے کی ضرورت ہے خصوصاً اس وجہ سے کہ عالمی سطح پر معاشی صورتحال مشکل ہوگئی ہے۔

جناب یاسین انور نے معلومات کے باضابطہ تبادلے کے ذریعے باہمی تعاون کو باقاعدہ شکل دینے اور ڈی ایٹ مرکزی بینکوں کے درمیان پیرلرننگ (peer learning) کے مواقع پیدا کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔انہوں نے مزید کہا 'میں چاہوں گا کہ اسٹیٹ بینک قائدانہ کردار ادا کرے اور مالی شمولیت کے معاملات خصوصاً مائیکروفنانس اور برانچ لیس بینکاری کی ترقی پر پیرلرننگ ورکنگ گروپ کے ذریعے اپنی خدمات پیش کرے۔'

☆☆☆